اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (القرآن)

پردے کے احکامات اور بے پردگی کا انجام

عورت کا معنی	عورت کا حجاب	چہرہ ڈھانپنے کی تحقیق	جلباب کی تحقیق
عورت کا کس کس سے پردہ ہے؟	مرد و عورت کا ستر	حدیث میں دیوث کسے کہا گیا؟	"دیور موت ہے" کی نفیس تحقیق۔
بے حیا اور بے پردہ عورتوں کا انجام۔	اسلام ہی عورت کی عصمت کا محافظ ہے۔	محارم کی اقسام پر تفصیلی گفتگو۔	سسرال میں کس طرح پردہ کرے؟
غیر محرم کو تحائف دینا۔	مرد کیلئے اجنبی و غیر محرم عورتیں۔	عورت چار دیواری اور اسلام۔	نامحرم عورتوں سے ہاتھ ملانے کا عذاب۔
غیر محرم سے تعزیت کرنا۔	عورت کے لیے اجنبی وغیر محرم مرد۔	دودھ کے رشتے میں پردہ کرنا۔	لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کا معیار۔

کاوش: محمد گوہر طفیل (متعلم درسِ نظامی، الشہادۃ المتوسطہ)

Gohar Tufail Official 03444004477

فہرست :-

عنوان :-

۔: عورت کا معنی :۔

عورت کے معنی چھپانے کی چیز ہے۔ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 279ھ لکھتے ہیں کہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے جب وہ نکلتی ہے تو اسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے"۔ یعنی اسے دیکھنا شیطان کا کام ہے۔

(سنن ترمذی، کتاب الرضاع باب 18
حدیث ۱۱۷۶، جلد ۲، صفحہ ۳۹۲)

عورت کے متعلق دوسرے مذاہب کے نظریات

یونانی کہتے ہیں کہ عورت سانپ سے زیادہ خطرناک ہے۔ سقراط کا کہنا تھا کہ عورت سے زیادہ اور کوئی چیز دنیا میں فتنہ و فساد کی نہیں۔ بوناوٹوکر کا قول ہے کہ عورت اس بچھو کی مانند ہے جو ڈنگ مارنے پر تلا رہتا ہے۔ یوحنا کا قول ہے عورت شر کی بیٹی ہے اور امن و سلامتی کی دشمن ہے۔ رومن کیتھولک فرقہ کی تعلیمات کی رو سے عورت کلام مقدس کو چھو نہیں سکتی اور عورت کو گرجا گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ عیسائیوں کی سب سے بڑی حکومت رومۃ الکبریٰ میں عورتوں کی حالت لونڈیوں سے بدتر تھی۔ ان سے جانوروں کی طرح کام لیا جاتا تھا۔ (جیسا کہ نیچے تصویر میں ہے)



یہ ایک انگریز آفیسر کی تصویر ہے جو ایک بنگالی عورت پر
سواری کر رہا ہے۔ یہ زیادہ پرانی نہیں بلکہ ۱۹۳۵ء کی بات
ہے۔ یہ زمانہ جاہلیت کا دور نہیں بلکہ یورپ کے عروج
کا دور تھا۔

یہی انگریز آج ہمیں عورتوں کے حقوق کا درس دیتے
ہیں۔ اسلام نے جو عورت کو حقوق دیئے ہیں وہ دنیا کے
کسی مذہب اور سوسائٹی نے نہیں دیئے۔ آجکل نام نہاد بعض
دینی سکالرز، لارڈ میکالے کے کاسے چاٹنے والے اور مغربی
تہذیب کے پجاری میڈیا کے پروگراموں میں بیٹھ کر
مغربی اقدار کو ماڈل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

Date / /20   Mon Tue Wed Thu Fri Sat

اور اسلامی اقدار (پردہ) وغیرہ کا مذاق اڑاتے ہیں یہ تصویر مغربی اقدار کا بھیانک چہرہ اور نام نہاد اسکالروں کے منہ پر طمانچہ ہے۔

؎: اسلام ہی عورت کی عصمت کا سب سے بڑا محافظ ہے :؎

باعزت اور حیادار عورت کے لیے اسکی عصمت سب سے قیمتی چیز ہے اور ایسی عورت کے نزدیک اپنی عصمت کی اہمیت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ وہ اسے لٹنے سے بچانے کے لئے اپنی جان تک قربان کر دیتی ہے اور ہر عقلمند انسان یہ بات اچھی طرح جانتا ہے کہ جو چیز جتنی زیادہ قیمتی ہوتی ہے اسکی حفاظت کا اتنا ہی زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے حتیٰ کہ ان تمام اسباب اور ذرائع کو ختم کرنے کی اپنی بھرپور کوشش کی جاتی ہے جو قیمتی ترین چیز کے لٹنے کا سبب بن سکتے ہوں اور دین اسلام میں چونکہ عورت کی عصمت کی اہمیت اور قدر انتہائی زیادہ ہے اس لئے دین اسلام میں اس کی حفاظت کا بھی بھرپور اہتمام کیا گیا ہے۔ جیسے دین اسلام میں عورتوں کو ایسے احکام دیئے گئے جن پر عمل نہ کرنا عورت کی عزت کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔ مثلاً عورتوں نیز مردوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں عورتوں سے فرمایا کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رکھیں اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں نیز دور جاہلیت میں جیسی بے پردگی ہوا کرتی تھی۔ ویسی بے پردگی نہ کریں۔ زمین پر اپنے پاؤں اس لئے زور سے نہ ماریں کہ ان کی اس زینت کا پتہ چل

جائے جو انھوں نے چھپائی ہوئی ہے۔ غیر مردوں کو اپنی
زینت نہ دکھائیں۔ اپنے گھروں میں ٹھہری رہیں۔ غیر مرد
سے کوئی بات کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو نرم و نازک
لہجے اور انداز میں بات نہ کریں وغیرہ۔ پھر عورتوں کی
عزت و عظمت بیان کرنے کے لیے قرآن میں فرمایا گیا
کہ لوگ پاک دامن عورت پر بدکاری کی تہمت لگائیں۔
اور اسے شرعی طریقے سے ثابت نہ کر سکیں تو انھیں اسّی
کوڑے لگائے جائیں۔ ان کی گواہی کبھی نہ مانی جائے اور
یہ لوگ فاسق ہیں۔ انجان، پاکدامن، ایمان والی عورتوں
پر بدکاری کا بہتان لگانے والوں پر دنیا اور آخرت میں
لعنت ہے اور ان کے لیے قیامت کے دن بڑا عذاب
ہے۔ ان احکام سے معلوم ہوا کہ دین اسلام عورت
اور اس کی عصمت کا سب سے بڑا محافظ ہے۔ اور اس
سے ان لوگوں کو بھی نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ جو
مسلمان کہلانے کے باوجود چادر اور چاردیواری
کے تقدس کو پامال کر کے عورت کی آزادی کا نعرہ
لگاتے اور روشن خیالی کے نام پر عورت کو ہر جگہ
زینت بنانے اور حقوق نسواں کے نام پر ہر شعبے میں
عورت کو مرد کے شانہ بشانہ کھڑا کرنے کی کوششیں
کر کے عورتوں سے کھیلنے کو آسان سے آسان تر بنانے
میں مصروف ہیں۔ اور ان عورتوں کو بھی نصیحت
حاصل کرنی چاہیے جو اپنی عزت و ناموس کے دشمنوں
بے علم دانشوروں کی چکنی چپڑی باتوں سے متاثر ہو
کر خود کو خطرے پر پیش کرتی ہیں اور خود کو

Date / /20

غیر محفوظ بناتی ہیں ۔ اللہ انھیں ہدایت اور عقلِ سلیم عطا
فرمائے آمین ۔

(تفسیر صراط الجنان تحت الآیت، احزاب: ۳۳)

محسن انسانیت، رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عورت کے بارے میں ارشادات:-

1:- "قیامت کے دن سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھولوں گا تو دیکھوں گا کہ ایک عورت مجھ سے پہلے اندر جانا چاہتی ہے تو میں اس سے پوچھوں گا کہ تو کون ہے؟ وہ کہے گی میں ایک بیوہ عورت ہوں، میرے چند یتیم بچے ہیں۔"

2:- "جس عورت نے اپنے رب کی اطاعت کی اور شوہر کا حق ادا کیا اور شوہر کی خوبیاں بیان کرتی ہے اور اسکے جان و مال میں خیانت نہیں کرتی تو جنت میں ایسی عورت اور شہید کا ایک درجہ ہوگا۔"

3:- "جس عورت نے نکاح کیا، فرائض ادا کیے اور گناہوں سے پرہیز کیا اس کو نفلی عبادات کا ثواب خدمتِ شوہر، پرورش اولاد اور امورِ خانہ داری سے ملے گا۔"

4:- "جب عورت حاملہ ہوتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں روزہ رکھ کر جہاد کرنے اور رات کو عبادت کرنے والی (عورت) کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

اسکے علاوہ بھی اسلامی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو اسلام نے عورت کو بہت شرف بخشا۔

1:- ایک نیک عورت ستر صالحین مردوں سے افضل ہے

Prime Quality

2:- نیک عورت اپنے خاوند سے پہلے جنت میں جائے گی اور جنت کی حوروں سے ستر گنا حسین ہوگی۔

3:- نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میری امت کی بہترین عورتیں وہ ہیں جن کا مہر تھوڑا ہو"

4:- ایک نیک عورت ستر مرد اولیاء سے بہتر ہے اور ایک بدکار عورت ہزار برے مردوں سے بھی بری ہے

5:- جو عورت بچے کے رونے کی وجہ سے سو نہ سکے تو اس کو ستر غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

6:- بچوں والی عورت کی 2 رکعت نفل بغیر بچوں والی کی 82 سال کی عبادت سے افضل ہے۔

7:- جو عورت بچے کو دودھ پلائے اس کو ہر گھونٹ کے بدلے 1 نیکی ملے گی

8:- جب عورت گھر میں جھاڑو دیتے وقت بسم اللہ پڑھے تو اس کو بیت اللہ میں جھاڑو دینے کا ثواب ملتا ہے۔

9:- جو عورت گائے یا بھینس کا دودھ بسم اللہ شریف پڑھ کر دوہے تو وہ جانور اس کو دعائیں دیتا ہے۔

10:- جو عورت بسم اللہ پڑھ کر آٹا گوندھے اللہ اس کی روزی میں برکت ڈال دیتا ہے۔

11- جو اپنے خاوند کے پریشان حال گھر آنے پر اسے مرحبا کہے تسلی دے اللہ اس عورت کو آدھے جہاد کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

12:- جو عورت بسم اللہ اپنے شوہر کو اللہ کے راستے میں بھیجے اور گھر میں آداب کی رعایت رکھتے ہوئے رہے وہ مرد سے 500 سال پہلے جنت میں جائیگی اور 70 ہزار فرشتوں اور حوروں کی سردار ہوگی اس کو جنت

Date / /20

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

میں غسل دیا جائیگا۔ اور یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہو کر
اپنے خاوند کا انتظار کریگی۔
13:۔ جو اپنے بچے کی بیماری کی وجہ سے سو نہ سکے اور اسے
آرام دینے کی کوشش کرے اسے 2 سال کی مقبول عبادت
کا ثواب ملتا ہے اور اللہ اس کے تمام گناہ معاف فرما
دیتے ہیں۔
14:۔ ایک حاملہ عورت کو 2 رکعت نماز بغیر حاملہ کے 80
رکعتوں سے بہتر ہے۔
15:۔ جو عورت نماز روزہ کی پابندی کرے، پاکدامن رہے
اور اپنے شوہر کی تابعداری کرے وہ جس دروازے سے
چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔
16:۔ حاملہ عورت کی رات عبادت میں اور دن روزہ میں شمار
ہوتا ہے جب کسی عورت کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کیلئے
70 سال کی نماز اور روزے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔
17:۔ اور بچہ پیدا ہونے میں جو تکلیف برداشت کرتی ہے۔ ہر
ایک رگ کے درد پر ایک ایک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے
18:۔ اگر بچہ ہونے کے بعد عورت 40 دن کے اندر
فوت ہو جائے تو اس کو شہادت کا درجہ عطا ہوگا۔
19:۔ جب بچے کا دودھ دینے کا وقت ختم ہو جائے تو
آسمان سے ایک فرشتہ آکر اس عورت کو خوش
خبری سناتا ہے کہ اللہ نے جنت تیرے اوپر واجب کردی
20:۔ جب عورت اپنے شوہر کے کہے بغیر اس کو دبائے
تو اس کو 7 تولہ سونا صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

21:۔ اگر شوہر کے کہنے پر دبائے تو 7 تولہ چاندی صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

22:۔ جس عورت کا خاوند اس پر راضی ہو اور وہ مرجائے تو جنت اس پر واجب ہوگی۔

23:۔ جس عورت کا خاوند اس پر راضی ہو اور وہ مرجائے تو جنت اس پر واجب ہوگی۔

24:۔ اپنی بیوی کو ایک مسئلہ سکھانا 80 سال کی عبادت کا ثواب ہے۔

عورت، چار دیواری اور اسلام:۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی

ترجمہ:۔

"اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی۔"

یعنی اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو یہ حکم ارشاد فرمایا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ٹھہری رہا کریں اور شرعی ضروریات و حاجت کے بغیر اپنے گھر سے باہر نہ نکلیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے اس عمل کی فضیلت بھی بیان فرمائی۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور انھوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں شریک ہو کر فضیلت لے گئے اور ہمارا تو کوئی ایسا عمل نہیں جس سے ہم مجاہدین کا درجہ پا سکیں۔

Date / /20

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا:
تم میں سے جو اپنے گھر میں ٹھہری رہے وہ ان مجاہدین کا درجہ پائے گی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔
(صراط الجنان تحت الایۃ الاحزاب: 33)

بے پردہ اور بے حیا عورتوں کا انجام:-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جہنمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے (اپنے زمانے میں) نہیں دیکھا۔ (بلکہ وہ میرے بعد والے زمانے میں ہوں گی)

(i) وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ناحق ماریں گے۔

(ii) وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی۔ ان کے سر موٹی اونٹنیوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے۔ یہ نہ جنت میں جائیں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی۔ حالانکہ اس کی خوشبو بہت دور سے آتی ہوگی۔

(مسلم شریف، کتاب اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات ۔۔۔ الخ، الحدیث: 2128)

اس حدیث پاک میں عورتوں کے جو کام بیان ہوئے ان کی وجہ سے وہ جہنم میں جائیں گی۔

لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی یعنی اپنے بدن کا کچھ حصہ چھپائیں گی۔ اور کچھ حصہ ظاہر کریں گی تاکہ ان کا حسن و جمال ظاہر ہو یا اتنا باریک لباس پہنیں گی جس سے ان کا جسم ویسے ہی نظر آئے گا تو یہ اگرچہ کپڑے پہنے ہوں گی لیکن درحقیقت ننگی ہوں گی۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الدیات، تحت الحدیث: 3524)

لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کا معیار:۔

لڑکے کے بالغ ہونے کا معیار یہ ہے کہ ہجری سن کے حساب سے 12 اور 15 سال کی عمر کے دوران جب بھی آثارِ بلوغ اور علاماتِ بلوغ ظاہر ہوں جائیں تو لڑکا بالغ ہے۔ اب اس پر شریعت کے وہ تمام احکامات لازم ہو جائیں جو ایک بالغ پر لازم ہوتے ہیں۔

لڑکی کے بالغ ہونے کا معیار یہ ہے کہ ہجری سن کے حساب سے 9 اور 15 سال کی عمر کے دوران جب بھی آثارِ بلوغ اور علاماتِ بلوغ ظاہر ہوں جائیں تو لڑکی بالغہ ہے۔ اب اس پر شریعت کے وہ تمام احکامات لازم ہو جائیں گیں جو ایک بالغہ پر لازم ہوتے ہیں۔

کتنی عمر کے لڑکے سے پردہ ضروری ہے:۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ

(پارہ 18، سورۃ النور، آیت 31)

ترجمہ:۔

یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں۔ اس آیت کریمہ کے تحت مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔ یعنی وہ چھوٹے بچے جو ابھی بلوغ کے قریب بھی نہ ہوں۔ (ان سے پردہ نہیں) معلوم ہوا کہ مراہق یعنی قریب البلوغ

Date / /20

لڑکے سے پردہ کرنا چاہیئے (نور العرفان ص 564)
فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مشتہاۃ
یعنی قریب البلوغ لڑکی) کی کم از کم عمر نو سال اور مراہق
(یعنی قریب البلوغ لڑکے) کی بارہ سال ہے (ردالمحتار
جلد 4 صفحہ 118)

مرد و عورت کا ستر:-

ستر کے لغوی معنی ہیں چھپانا یا ڈھانپنا جن
اعضاء کا چھپانا ضروری ہے ان کو عورت کہتے ہیں۔ اور
عمومی طور پر چھپانے کے اس عمل کو "ستر عورت" یعنی
پوشیدہ اعضاء کا چھپانا) کہتے ہیں۔ ہمارے عرف میں
ان مخصوص اعضاء کو بھی ستر کہتے ہیں جن کا چھپایا جانا
ضروری ہے۔

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی الاعظمی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں: ستر عورت (یعنی ستر چھپانا) ہر حال میں واجب
ہے خواہ نماز میں ہو یا نہیں تنہا ہو یا کسی کے سامنے۔ بلا کسی
غرض صحیح کے تنہائی میں بھی (ستر) کھولنا جائز نہیں اور
لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر (چھپانا) بالاجماع فرض ہے
(بہار شریعت ج 1 حصہ 3 صفحہ 479)
مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک
(ستر) عورت ہے یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں
داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ اس زمانے میں بہتیرے
ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اس طرح پہنتے ہیں کہ کپڑوں
(یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے اور اگر کرتے وغیرہ
سے اس طرح چھپا ہو کہ جلد (یعنی کھال) کی رنگت نہ چمکے

Date / /20 Mon Tue Wed Thu Fri Sat

تو چیر ورنہ حرام ہے اور نماز میں جو چوتھائی کی مقدار کھلا رہا
تو نماز نہ ہوگی اور بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے
سامنے گھٹنے بلکہ ران تک کھولے رہتے ہیں یہ بھی حرام ہے
اور اس کی عادت ہے تو فاسق (یعنی فسق و فجور کا مرتکب
گنہگار اور بدکار) ہیں۔ (بہار شریعت جلد احصہ 3 صفحہ 479)

آزاد عورتوں (غلام و لونڈی کا دور ختم ہوا
آجکل تمام عورتیں آزاد ہیں) اور خنثیٰ مشکل (یعنی جس میں
مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جاتی ہیں اور یہ ثابت
نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت) کے لیے سارا بدن عورت
(یعنی چھپانے کی جگہ) ہے۔ سوا منہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں
اور پاؤں کے تلوؤں کے، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور
گردن اور کلائیاں بھی عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہیں
اور ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔

بعض علماء نے پشت دست (ہتھیلی کی پیٹھ) اور
(پاؤں کے) تلووں کو عورت (یعنی چھپانے کی چیز) میں
داخل نہیں کیا۔

اتنا باریک دوپٹا جس سے بال کی سیاہی (یعنی کالک)
چمکے، عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی نہ ہوگی جب تک
اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کا
رنگ چھپ جائے۔ (بہار شریعت جلد 1 حصہ 3 صفحہ 479)

جلباب کی تحقیق:-

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ط

(سورۃ الاحزاب، آیت: 59)

ترجمہ:- اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہیے کہ وہ (گھر سے نکلتے وقت) اپنی چادروں کا کچھ حصہ (اپنے منہ پر) لٹکا لیا کریں۔

اس آیت میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیاں اور مسلمان عورتیں اپنی جلابیب (چادروں) کا کچھ حصہ اپنے (چہروں) پر ڈال دیں جلابیب جلا جلباب کی جمع ہے اس لیے دیکھنا چاہیے کہ جلباب کا معنی کیا ہے؟-

امام اسماعیل بن حماد جوہری متوفی 398ھ لکھتے ہیں:

والجلباب الملحفۃ الصحاح جلد 1 صفحہ 101، دار العلم بیروت 1404ھ

جلباب ملحفہ یعنی لحاف اور کمبل کی طرح وسیع و عریض چادر ہے۔ علامہ ابن منظور افریقی متوفی 711ھ لکھتے ہیں:

جلباب وہ چادر ہے جس کو عورت کمبل کی طرح اوپر سے اوڑھ لیتی ہے۔ ابو عبید نے کہا ہے کہ ازہری نے یہ بیان کیا ہے کہ ابن الاعرابی نے جو یہ کہا ہے کہ جلباب ازار (تہبند) ہے اس سے مراد وہ چادر نہیں ہے جو کمر پر باندھی جاتی ہے بلکہ اس سے مراد وہ چادر ہے جس سے تمام جسم کو ڈھانپ لیا جاتا ہے لسان العرب جلد 1 صفحہ 273، ایران 1405ھ)

Date / /20

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

خلاصہ یہ ہے کہ جلباب سے مراد وہ وسیع و عریض چادر ہے جس سے عورت تمام جسم کو ڈھانپ لیتی ہے۔
(تبیان القرآن جلد 9 صفحہ 558)

:: چہرہ ڈھانپنے کی تحقیق ::

اس آیت میں یہ الفاظ ہیں: یدنین علیھن من جلابیبھن اور یہ من تبعیضیہ ہے یعنی عورتیں اپنی جلباب کا کچھ حصہ اپنے اوپر ڈال لیں، مفسرین نے لکھا ہے کہ علیھن میں حذف مضاف ہے یعنی علی وجوھھن چادروں کا کچھ حصہ اپنے چہروں پر ڈال لیں یعنی چادر کا ایک پلو یا آنچل یا گھونگھٹ اپنے چہروں پر اسطرح ڈال لیں کہ چہرہ ڈھک جائے اور یہی حجاب کا تقاضا ہے۔

علامہ ابن جریر طبری متوفی 310ھ لکھتے ہیں:

امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت کی بنا پر اپنے گھروں سے نکلیں تو اپنی چادروں سے سر کو اور چہرے کو اسطرح ڈھانپ لیں کہ فقط ایک آنکھ کھلی رہے (تبیان القرآن بحوالہ جامع البیان رقم الحدیث 21861)

علامہ ابوبکر رازی حصاص حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اس تفسیر کو عبیدہ سے نقل کیا ہے۔
(احکام القرآن جلد 3 صفحہ 371)

(21)
(17)
(15)

Date / /20

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

قاضی ناصر الدین بیضاوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

جب عورتیں کسی کام سے باہر نکلیں تو اپنے چہرے اور بدن کو ڈھانپ لیں "من" تبعیض کے لیے ہے کیونکہ عورتیں چادر کے بعض حصے کو (چہرہ پر) لٹکا دیتی ہیں اور بعض کو بدن کے گرد لپیٹ لیتی ہیں۔

(بیضاوی علی حاشیۃ الخفاجی جلد 7 صفحہ 185 دار صادر بیروت)

علامہ شہاب الدین خفاجی حنفی متوفی 1069ھ لکھتے ہیں:

کشاف میں ہے کہ اس آیت کے دو محمل ہیں یا تو ایک چادر کو پورے بدن پر لپٹنے کا حکم دیا ہے یا چادر کے ایک حصہ سے سر اور چہرے کو ڈھانپ لیں اور دوسرے حصے سے باقی بدن ڈھانپ لیں۔ (عنایۃ القاضی جلد 8 صفحہ 185، بیروت)

علامہ آلوسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی نے بھی اس تفسیر کو نقل کیا ہے:

یہ تو ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ احکام حجاب نازل ہونے سے پہلے مسلمان عورتیں جب کسی ضرورت کی بنا پر گھر سے باہر نکلتی تھیں تو چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ ان کا سارا جسم مستور ہوتا تھا خصوصاً سورۃ نور میں احکام ستر نازل ہونے کے بعد تو اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں ہے اب سورۃ الاحزاب میں احکام حجاب نازل ہونے کے بعد بھی اگر مسلمان عورتیں اسی طرح کھلے منہ پھرتی رہیں یا ان کا اسی طرح کھلے منہ پھرنا جائز ہوتا تو احکام حجاب نازل ہونے کا کیا ثمرہ مرتب ہوا اور آیات کو چھپانے کا حکم دیا ہے۔ اور حجاب ستر سے زائد چیز ہے۔ ستر عورت کے

Date / /20 Mon Tue Wed Thu Fri Sat

جسم کے اس حصّہ کو چھپانا ہے جس کو شوہر کے سوا کسی اور شخص کے سامنے ظاہر نہیں کیا جا سکتا اور یہ ہاتھوں اور چہرے کے سوا عورت کا سارا جسم ہے۔ عورت اپنے محارم (باپ، بھائی) وغیرہ کے سامنے صرف چہرہ اور ہاتھ ظاہر کر سکتی ہے اور باقی جسم چھپائے گی اور حجاب کا تقاضا یہ ہے کہ عورت غیر محرم اجنبیوں کے سامنے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو بھی چھپائے گی۔ چونکہ پہلے مسلمان عورتیں اور ازواج مطہرات، اجنبی مردوں کے سامنے چہرے کو نہیں چھپاتی تھیں اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مضطرب رہتے تھے اور جب اللہ تعالیٰ نے اجنبی مردوں سے اپنے چہروں کو حجاب میں مستور کر لیا۔

عورت کے حجاب کے متعلق قرآنِ مجید کی آیات:۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ط ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ط (سورۃ الاحزاب:53)

ترجمہ:۔

"اور جب تم نبی کی ازواج (مطہرات) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمہارے اور ان کے لیے بہت ہی پاکیزگی کا سبب ہے۔"

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ (سورۃ الاحزاب: 59)

ترجمہ:۔

"اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ (گھر سے نکلتے وقت) اپنی چادروں کا کچھ حصہ (اپنے منہ پر) لٹکا لیا کریں یہ اس سے بہت قریب ہے کہ ان کو پہچان لیا جائے (کہ یہ عورتیں ہیں) تو ان کو ایذاء نہ دی جائے اور اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔"

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ سے چہرہ ڈھانپنے پر استدلال:۔

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ (سورۃ الاحزاب: 51)

ترجمہ:۔

یہ پردہ ان کی شناخت کے بہت قریب ہے (کہ وہ آزاد عورتیں ہیں آوارہ گرد باندیاں نہیں ہیں) سو ان کو ایذا نہ دی جائے۔

امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 311ھ لکھتے ہیں:۔

جب کوئی باندی راستے سے گزرتی تھی تو فساق فجار اس کو ایذاء پہنچاتے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے آزاد عورتوں کو باندیوں کی مشابہت سے منع فرمایا۔ امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ

Date / /20 | Mon Tue Wed Thu Fri Sat

"آزاد عورتیں اپنے چہروں پر آنچل ڈال لیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ آزاد عورتیں ہیں اور فساق ان کو آوازیں کس کر یا چھیڑ خانی کر کے اذیت نہ پہنچائیں: اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ذلک ادنی ان تعرفن فلا یؤذین یہ ان کی (باندیوں سے) شناخت کے زیادہ قریب ہے تاکہ ان کو ایذا نہ پہنچائی جائے۔

(تبیان القرآن بحوالہ جامع البیان، 22 صفحہ 57 دار الفکر بیروت)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 606ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

زمانہ جاہلیت میں آزاد عورتیں اور باندیاں چہرہ کھول کر باہر نکلتی تھیں اور فساق اور فجار ان کے پیچھے دوڑتے تھے تب اللہ تعالیٰ نے آزاد عورتوں کو چادر سے چہرہ ڈھانپنے کا حکم دیا (تبیان القرآن بحوالہ تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 184)

علامہ ابو الحیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 754ھ لکھتے ہیں

زمانہ جاہلیت میں یہ طریقہ تھا کہ آزاد عورتیں اور باندیاں دونوں قمیص اور دوپٹے میں چہرہ کھول کر نکلتی تھیں اور جب وہ رات کے وقت قضاء حاجت کے لیے کھجوروں کے جھنڈ اور نشیبی علاقوں میں جاتیں تو بدکار لوگ بھی ان کے پیچھے جاتے اور بعض اوقات وہ آزاد عورت پر بھی دست درازی کرتے اور کہتے کہ ہم نے اس کو باندی گمان کیا تھا، تب آزاد عورتوں کو یہ حکم ہوا کہ وہ باندیوں سے مختلف وضع قطع اختیار کریں بڑی چادروں اور کمبلوں سے اپنے سروں اور چہروں کو ڈھانپ لیں تاکہ وہ باحیاء اور معزز رہیں اور کوئی شخص ان کے متعلق بری خواہش نہ کرے۔

(تبیان القرآن بحوالہ البحر المحیط جلد 7، صفحہ 250 دار الفکر بیروت)

علامہ ابن جوزی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:-
آزاد عورتیں چادروں سے اپنے سروں اور چہروں کو ڈھانپ لیں تاکہ معلوم ہو جائے وہ آزاد عورتیں ہیں۔

علامہ ابو سعود حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:
عورتیں جب کسی کام سے جائیں تو چادروں سے اپنے چہروں اور بدنوں کو چھپا لیں (تفسیر ابو سعود جلد 5 صفحہ 239 دار الکتب العلمیہ بیروت)

علامہ ابو الحیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 754ھ لکھتے ہیں:-
ابو عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں کہ جب ان سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ تم چادر کو اپنی پیشانی پر رکھ کر چہرے کے اوپر لپیٹ لو۔ سدی نے کہا ایک آنکھ کے سوا باقی چہرے کو ڈھانپ لو (علامہ ابو الحیان لکھتے ہیں) اندلس کے شہروں کا بھی یہی طریقہ ہے عورتیں ایک آنکھ کے سوا باقی چہرے کو ڈھانپ کر رکھتی ہیں۔
حضرت ابن عباس اور قتادہ نے کہا چادر سے چہرے کو ڈھانپ لے اور دونوں آنکھوں کو کھلا رکھے۔ من جلابیبھن کا مطلب یہ ہے کہ چادر کے ایک پلو سے چہرے کو ڈھانپ لیا جائے یہ پردہ ان کی شناخت کے بہت قریب ہے کیونکہ جب آزاد عورتیں اپنے چہرے کو ڈھانپ لیں گی تو وہ بے پردہ پھرنے والی بے حیا باندیوں سے ممتاز ہو جائیں گی اور فساق اور فجار کی ایذاء رسانی اور چھیڑ خانی سے محفوظ رہیں گی

(البحر المحیط جلد 8 صفحہ 504 دار الفکر بیروت)

Date / /20 Mon Tue Wed Thu Fri Sat

مشہور شیعہ مفسر شیخ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی لکھتا ہے:

قال الحسن الجلابیب الملاحف تدنیھا المراۃ علی وجھھا (التبیان جلد 8 صفحہ 361)

ترجمہ:-

حسن نے کہا جلابیب سے مراد وہ چادریں ہیں جن کو عورتیں اپنے چہروں پر ڈال لیتی ہیں۔

جلباب کی تفسیر جو ہم نے معتمد مفسرین اسلام سے نقل کی ہے، ان میں علامہ ابن جریر طبری، علامہ ابوبکر رازی حنفی، علامہ ابن کثیر حنفی، علامہ ابن جوزی حنبلی، قاضی بیضاوی شافعی، علامہ ابو سعود حنفی، علامہ خفاجی حنفی، علامہ آلوسی حنفی، علامہ ابو الحیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ سب اس پر متفق ہیں کہ اللہ تعالی نے اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج، آپ کی صاحبزادیوں اور عام مسلمان عورتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت کی بناء پر گھر سے باہر نکلیں تو اپنی چادروں کا پلو اپنے چہرے پر ڈال کر اپنے چہروں کو ڈھانپ لیں۔

ان تفاسیر سے یہ ظاہر ہوگیا کہ سورۃ نور میں عورتوں کو چہرے اور ہاتھوں کے سوا تمام جسم کے ستر کا حکم دیا گیا ہے اس آیت میں اس سے زائد حکم بیان کیا گیا کہ وہ اجنبی مردوں کے سامنے اپنے چہروں کو بھی ڈھانپ کر رکھیں۔

مصنف (یعنی صاحب تفسیر تبیان القرآن) یہ کہتے ہیں کہ آج بھی یہی طریقہ ہے جو عورت مکمل پردہ میں باہر نکلتی ہے وہ کسی شخص کی ہوا و ہوس کا نشانہ نہیں بنتی اس پر کوئی بری نظر ڈالتا ہے نہ کوئی آواز کستا ہے نہ اس کا پیچھا کرتا ہے اور جو عورت بے پردہ تنگ اور چست لباس پہن کر سرخی پاوڈر سے میک اپ کر کے اپنے نائٹ لباس پر پرفیوم اسپرے کر کے خوشبوؤں کی لپٹوں میں گھر سے نکلتی ہے وہ تمام ہوس ناک نگاہوں کا ہدف بنتی ہے اور اوباش لوگ اس پر آواز کستے ہیں اور چھیڑ خانی کرتے ہیں اور بسا اوقات اس کی عزت لٹ جاتی ہے۔ العیاذ باللہ! ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو کہتے ہیں اسلام عورت کو پردے کی بوبو بنانا چاہتا ہے۔

مغربی ممالک میں جہاں کوئی پردہ ہے نہ کوئی حدود قیود ہیں لڑکیاں نیم عریاں لباس میں سرِ عام پھرتی ہیں اور راہ چلتے سرِ عام مرد اور عورت بوس و کنار کرتے ہیں۔ پارکوں اور تفریح گاہوں میں بغیر کسی پردے اور حجاب کے حیوانوں کی طرح مرد اور عورتیں ہم آغوش ہوتے ہیں اور ہر لڑکی کئی کئی بوائے فرینڈز رکھتی ہیں دفتروں، کارخانوں، ہوٹلوں اور سیرگاہوں میں ہر جگہ مرد اور عورت ساتھ ساتھ رہتے ہیں اور ایک ساتھ کام کرتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں ناجائز بچوں سے ان کا ذہنی سکون جاتا رہتا ہے اور وہ لوگ ماخولیاتی کیفیات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ سکون اور نروان کی تلاش میں سستے نشوں کی تلاش میں پھرتے ہیں۔

Date / /20

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

پہلے وہ اپنے آپ کو شراب میں ڈبو دیتے تھے لیکن اس سے بھی ان کو سکون نہیں ملا۔ اب وہ چرس، تمباکو، کوکین، ہیروئن اور راکٹ کی پناہ لیتے ہیں وہ ایسا تیز سے تیز نشہ چاہتے ہیں جو ان کے ذہن کو زیادہ سے زیادہ دیر کے لیے سلا دے یا بے حس کر دے اور دنیا میں ما فیہا سے بے خبر کر دے مغربی ممالک کی حکومتیں ان منشیات پر پابندیاں لگا رہی ہیں اس کے باوجود منشیات کی کھپت بڑھتی جا رہی ہے، پابندیوں سے کام نہیں چلے گا۔ لوگ سکون چاہتے ہیں ان کو سکون مہیا کیجیے۔ راکٹ اور مافیا کا سکون نا پائیدار اور عارضی ہے۔ اور صحت کے لیے تباہ کن ہے۔ حقیقی سکون صرف اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت میں ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔ (الانعام: 82)

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ایمان کے ساتھ انھوں نے گناہ نہ کیے (یعنی اسلامی احکام کی مخالفت اور ان سے بغاوت نہیں کی) انہی کے لیے امن و سکون ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔

یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ جنسی بے اعتدالی اور بے راہ روی انسان کے ذہنی سکون کو ختم کر دیتی ہے اس لیے اگر ہم دنیا کو ذہنی سکون فراہم کرنا چاہتے ہیں تو ہم کو جنسی بے راہ روی اور بد چلنی کو ختم کرنا ہوگا۔ اور اس کی پہلی بنیاد پردہ اور حجاب ہے۔

(تبیان القرآن جلد ہشتم)

Date / /20

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

:- عورت کا کس کس سے پردہ ہے؟

عورت کا ہر اجنبی بالغ مرد سے پردہ ہے۔ جو محرم نہ ہو وہ اجنبی ہوتا ہے۔ محرم سے مراد وہ مرد ہیں جن سے ہمیشہ کیلئے نکاح حرام ہو، حرمت نسب سے ہو یا سبب سے مثلاً رضاعت (دودھ کا رشتہ) یا مصاہرت۔

(پردے کے بارے میں سوال وجواب صفحہ 44)

:- اجنبی مردوں اور عورتوں کے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کی ممانعت کے متعلق قرآن وحدیث سے دلائل:-

سب سے پہلے جاننا چاہئے کہ مرد کیلئے اجنبی و نامحرم اور عورت کے لیے اجنبی و نامحرم کون کون سے رشتے ہیں؟ تو ان کی تفصیل یہ ہے:

مرد کیلئے اجنبی وغیر محرم عورتیں	عورت کیلئے اجنبی وغیر محرم مرد
بھابھی، چچی، چچا کی بیٹی اور اسکی تمام اولاد نیچے تک۔ مامی اور ماموں کی بیٹی اور اس کی تمام اولاد نیچے تک۔ خالہ کی بیٹی اور اسکی تمام اولاد نیچے تک سالی اور اسکی تمام اولاد نیچے تک منگیتر اور ہر وہ عورت جو اجنبی اور غیر محرم ہے۔	دیور، جیٹھ، چچے کا بیٹا، خالہ کا بیٹا پھوپھو کا بیٹا، تائے کا بیٹا، ماموں کا بیٹا جیٹھ اور اسکی تمام اولاد نیچے تک، دیور کی تمام اولاد نیچے تک چچے، خالو، پھوپھا ماموں، تائے کی تمام اولاد نیچے تک۔ منگیتر۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ○

(سورۃ النور، آیت: 30)

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ

فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ
بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ص وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ
أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ
بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ
أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي
الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ
النِّسَاءِ ص وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ
وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

(سورۃ النور آیت: 31)

آیت نمبر 1: ترجمہ

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور
اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے
بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے

(سورۃ النور آیت: 30)

آیت نمبر 2: ترجمہ

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی ~~رکھیں~~ نگاہیں
کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔ اور اپنا بناؤ سنگھار
نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں
اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا
شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی
یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں
جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ
ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں
اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا
ہوا سنگھار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو!

Date / /20 Mon Tue Wed Thu Fri Sa

سبب کے سبب، اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔
(سورۃ النور آیت : 31)

محارم کی اقسام پر تفصیلی گفتگو:-

حدیث نمبر 1:-

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:- "عورت اور اسکی پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اس کی خالہ کو" (صحیح مسلم کتاب النکاح، باب تحریم الجمع بین المرأۃ)

حدیث نمبر 2:-

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے اسکی بھتیجی سے نکاح کیا جائے یا بھتیجی کے ہوتے اسکی پھوپھی سے یا خالہ کے ہوتے اسکی بھانجی سے یا بھانجی کے ہوتے اسکی خالہ سے۔
(جامع الترمذی، ابواب النکاح، باب ما جاء لا تنکح المرأۃ علی عمتھا ... الخ، الحدیث 1129، ج ۲ ص 367)

حدیث نمبر 3:-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" جو عورتیں ولادت (نسب) سے حرام ہیں وہ رضاعت سے حرام ہیں"
(صحیح بخاری، کتاب النکاح، جلد 3، حدیث: 5329)

حدیث نمبر 4:-

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

Date / /20 Mon Tue Wed Thu Fri Sat

"بے شک اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے انھیں حرام کر دیا جنھیں نسب سے حرام فرمایا" (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث 446، صفحہ 7)

محارم میں تین قسم کے افراد داخل ہیں

1- نسب کی بنا پر جن سے ہمیشہ کیلئے نکاح حرام ہو۔

2- رضاعت یعنی دودھ کے رشتے کی بنا پر جن سے نکاح حرام ہو۔

3- مُصاہرت یعنی سسرالی رشتے کی وجہ سے جن سے نکاح حرام ہو۔

پہلی قسم:-

نسب کی بناء پر جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو۔ اس قسم میں سات عورتیں ہیں۔

(۱) ماں (۱۱) بیٹی (۱۱۱) بہن (۱۷) پھوپھی (۷) خالہ (۷۱) بھتیجی (۷۱۱) بھانجی

مسئلہ 1:-

دادی، نانی، پردادی، پرنانی اگرچہ کتنی ہی اوپر کی ہوں سب حرام ہیں اور یہ سب ماں میں داخل ہیں کہ یہ باپ یاماں یا دادا، دادی، نانا، نانی کی مائیں ہیں کہ ماں سے مراد وہ عورت ہے جس کی اولاد میں یہ ہے بلاواسطہ یا بالواسطہ۔

مسئلہ 2:-

بیٹی سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اسکی اولاد ہیں لہٰذا پوتی، پرپوتی، نواسی، پرنواسی اگرچہ درمیان میں کتنی ہی پشتوں کا فاصلہ ہو سب حرام ہیں۔

مسئلہ 3:-

بہن خواہ حقیقی ہو یعنی ایک ماں باپ سے یا سوتیلی

27

Date / /20 Mon Tue Wed Thu Fri Sat

کہ باپ دونوں کا ایک ہے اور مائیں دو یا ماں ایک ہے اور باپ دو سب حرام ہیں۔

مسئلہ 4:۔

باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہ ہم اصول کی پھوپھیاں اور خالائیں اپنی پھوپھی اور خالہ کے حکم میں ہیں۔ خواہ یہ حقیقی ہوں یا سوتیلی۔ یونہیں حقیقی یا علاتی (ماں کی طرف سے سوتیلی) پھوپھی کی پھوپھی یا حقیقی یا اخیافی (سوتیلی) خالہ کی خالہ۔

مسئلہ 5:۔

بھتیجی، بھانجی سے بھائی، بہن کی اولادیں مراد ہیں ان کی پوتیاں، نواسیاں بھی اسی میں شمار ہیں۔

دوسری قسم:۔

رضاعت یعنی دودھ کے رشتے کی بناء پر جن سے نکاح حرام ہو۔

مسئلہ 1:۔

دودھ پلانے میں بعض عورتیں بچوں کا لحاظ نہیں رکھتیں اور اپنے بھائی بہن کے بچوں کو دودھ پلا دیتی ہیں۔ جسکی وجہ سے آئندہ وقت میں انکے باہم نکاح میں مسئلہ آتا ہے یہ یاد رہے کہ جس بچے کو اس کی ڈھائی سال کی عمر میں عورت دودھ پلا دے تو اس عورت کے بچے اس دودھ پینے والے کے رضاعی بہن بھائی بن جائیں گے۔ جس سے نکاح حرام ہو جائے گا۔ مسلم شریف کی حدیث پاک ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " ان الرضاعۃ تحرم ما تحرم الولادۃ "

Date / /20 Mon Tue Wed Thu Fri Sat

یعنی جسطرح سگے بہن بھائی سے نکاح حرام ہے ایسے ہی رضاعی بہن بھائی سے نکاح حرام ہے۔
(صحیح مسلم، کتاب النکاح، جلد 2، صفحہ 1068، بیروت)

مسئلہ 2:-

دودھ پینے سے حرمت صرف اسکے ساتھ ہوگی اسکے دوسرے بہن بھائی اسکی رضاعی ماں کے بچوں سے نکاح کرسکتے ہیں۔ مثلاً زید نے ہندہ کا دودھ پیا تو ہندہ کی بیٹی سے زید کا نکاح حرام ہے۔ لیکن زید کے دوسرے بھائی ہندہ کی بیٹی سے نکاح کر سکتے ہیں۔ عورت کا ناپاکی کی حالت میں بچے کو دودھ پلانا جائز ہے لیکن بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ناپاکی کی حالت میں دودھ پلانے سے بچہ کمزور ہوتا ہے۔

تیسری قسم:-

مصاہرت یعنی سسرالی رشتے کی وجہ سے جن سے نکاح حرام ہو جیسے سسر کے لیے بہو یا ساس کے لئے داماد۔ مصاہرت کو یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ عورت جس مرد سے نکاح کرتی ہے تو اس مرد کے اصول اور فروع (اصول سے مراد باپ دادا پر دادا اوپر تک اور فروع سے مراد اولاد در اولاد در اولاد نیچے تک) ہے۔ اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتے ہیں۔ یونہی شوہر پر اپنی بیوی کے اصول و فروع بھی ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتے ہیں۔ نیز زنا اور دواعی زنا کے ذریعے مرد و عورت پر یہی احکام ثابت ہوں گے یعنی حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔ نسبی محارم کے سوا دونوں طرح کے محارم سے پردہ واجب بھی نہیں اور منع بھی نہیں۔

خصوصاً جب عورت جوان ہو یا فتنے کا خوف ہو تو پردہ کرے۔

دودھ کے رشتے میں پردہ کرنا مناسب ہے :-

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1340ھ لکھتے ہیں :-

"جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کبھی حلال نہیں ہو سکتا مگر وجہِ حرمت (یعنی نکاح حرام ہونے کی وجہ) علاقہ نسب (خونی رشتہ) نہیں بلکہ علاقہ رضاعت (یعنی دودھ کا رشتہ) ہے جیسے دودھ کے رشتے سے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسہ یا علاقہ صہر (سسرالی رشتہ) ہو جیسے خسر (یعنی سسر)، ساس، داماد، بہو ان سب سے نہ پردہ واجب ہے نہ نادرست ہے (یعنی ان سے پردہ کرنا نہ کرنا دونوں جائز ہیں) اور بحالتِ جوانی احتمالِ فتنہ (یعنی فتنے کے امکان میں) پردہ کرنا ہی مناسب، خصوصاً دودھ کے رشتے میں کہ عوام کے خیال میں اس کی ہیبت بہت کم ہوتی ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 235)

اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ کی نفیس تحقیق :-

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

Date / /20

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں قتیبہ بن سعد نے
حدیث بیان کی انھوں نے کہا ہمیں لیث نے حدیث بیان
کی از یزید بن ابی حبیب از ابی الخیر از حضرت عقبہ بن
عامر رضی اللہ عنہ نے وہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
تم (اجنبی) عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ انصار کے
ایک مرد نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ
بتایئے دیور کا کیا حکم ہے؟
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: " دیور موت ہے"
(صحیح بخاری، کتاب الرضاع، حدیث: 5232)

اَلْحَمْوُ اَلْمَوْت (دیور تو موت ہے) کی تشریح "شرح السنۃ" میں :-

امام حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 516ھ
لکھتے ہیں:-
حمو کی جمع احماء ہے اور اس کا اطلاق عورت کے
خاوند کی جانب سے مرد رشتہ دار اور مرد کی عورت کی جانب سے
بہنوں پر ہوتا ہے اور (اصہار) کا لفظ دونوں فریقوں
کو جمع کرتا ہے اور یہاں پر اس سے مراد خاوند کا بھائی ہے
اس لیے کہ وہ بھابھی کا محرم نہیں ہے اور اگر خاوند کا باپ
مراد ہو تو وہ محرم ہے پھر اس آدمی کے ساتھ خلوت کس طرح
صحیح ہو گی جو غیر محرم ہے؟ ..
(شرح السنۃ، جلد 9، صفحہ 26)

اَلْحَمْوُ اَلْمَوْت (دیور تو موت ہے) کی تشریح "فتح الباری" میں :-

Date / /20

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ متوفی 852 ھ لکھتے ہیں کہ:۔

علامہ یحیٰی بن شرف نووی رحمتہ اللہ علیہ المتوفیٰ 676 ھ فرماتے ہیں کہ " اہل لغت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احماء عورت کے خاوند کے قریبی رشتہ دار ہیں جیسا کہ مرد کا باپ ، چچا، بھائی ، بھتیجا ، چچا زاد وغیرہ اور آدمی کی بیوی کی قریبی رشتہ دار نہیں اور (اصحار) کا لفظ ان دونوں انواع پر بولا جاتا ہے " (فتح الباری جلد 9، صفحہ 331)

مزید لکھتے ہیں :۔

حدیث میں حمو سے مراد خاوند کے قریبی رشتہ دار ہیں اسکے باپ اور بیٹوں کے علاوہ اس لیے کہ سسر اور خاوند کا بیٹا عورت کے محرم ہیں ان کے ساتھ خلوت جائز ہے اور انھیں موت سے موصوف نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں مطلب خاوند کا بھائی ، بھتیجا ، چچا ، چچا کا بیٹا ، بھانجا وغیرہ ہیں جن کے ساتھ اس عورت کا نکاح حلال ہو جبکہ وہ غیر شادی شدہ ہو اور اس مسئلہ میں عموماً غفلت برتی جاتی ہے کہ آدمی اپنی بھابھی سے خلوت و تنہائی اختیار کرتا ہے اسے موت سے تشبیہ دی گئی اور اجنبی کی نسبت یہ ممانعت سے زیادہ لائق ہے " (فتح الباری جلد 9 صفحہ 331)

شیخ اکبر محی الدین محمد بن العربی رحمتہ اللہ علیہ متوفی 1240ء لکھتے ہیں :

(یہ (یعنی اَلْحَمْوُ اَلْمَوْتُ۔ یعنی دیور موت ہے) ایک ایسا کلمہ ہے جسے عرب اسطرح استعمال کرتے ہیں کہ آپ کہیں " شیر موت ہے " تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسکی ملاقات میں موت ہے اور مفہوم

Date / /20 Mon Tue Wed Thu Fri Sat

یہ ہے کہ اس سے اسطرح ڈرو جیسے تم موت سے ڈرتے ہو"۔

امام قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 544ھ لکھتے ہیں:-

"دیور وغیرہ سے خلوت فتنے اور دین میں تباہی کو جنم دیتی ہے پس اس کو موت کی تباہی کی طرح بنا دیا"۔

(فتح الباری جلد 9 صفحہ 332)

الحمو الموت (دیور موت ہے) کا معنی:

امام ابو الحسن علی بن خلف ابن بطال البکری القرطبی المالکی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 449ھ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"علامہ المہلب مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 435ھ نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "دیور موت ہے" اسکا معنی یہ ہے کہ جس عورت کا شوہر غائب ہو اس کے پاس اس کا کوئی سسرالی رشتہ دار بھی نہ آئے کیونکہ دیور غیر محرم ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کے ساتھ تنہائی میں صرف محارم کے ملنے کی اجازت دی ہے۔ امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: عرب کے نزدیک الحمو اس کو کہتے ہیں جو شوہر کی طرف سے اس کا بھائی ہو یا باپ ہو یا چچا ہو۔ یہ سب الاحماء ہیں۔ ثعلب نے کہا: میں نے ابن الاعرابی سے پوچھا کہ الحمو الموت کا کیا معنی ہے؟ تو انھوں نے کہا یہ کلمہ ایسا ہے جیسے عرب کہتے ہیں۔

Prime Quality

Date / /20

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

اَلْاَسَدُ اَلْمَوْتُ یعنی شیر سے ملنا موت ہے۔ اور جیسے کہتے ہیں کہ اَلسُّلْطَانُ نَارٌ یعنی سلطان آگ کی مثل ہے۔
(نعم الباری فی شرح صحیح بخاری، جلد نہم، صفحہ 698)

نزھۃ القاری شرح صحیح بخاری میں اَلْحَمْوُ اَلْمَوْت کی تشریح

فقیہ اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1421ھ۔ جن کو ہدیہ تبرک پیش کرتے ہوئے مشرف ملت حضرت علامہ مولانا عبدالحلیم اشرف قادری رحمۃ اللہ علیہ (سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) لکھتے ہیں:

ع عمرہا باید کہ تا یک مرد حق پیدا شود
یا جنید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

ترجمہ:

عمریں چاہئیں، تب جا کر ایک اللہ کا ولی پیدا ہوتا ہے یا خراساں میں جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ یا قرن میں اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت فقیہ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ اَلْحَمْوُ اَلْمَوْتُ کی تشریح میں لکھتے ہیں:

"حمو شوہر کے رشتہ دار ہیں اپنے اطلاق کے اعتبار سے باپ کو بھی شامل ہے لیکن یہاں بقرینہ عقلیہ باپ مراد نہیں۔ اس لیے کہ وہ محرم ہے۔ شوہر کے بھائی چچا، چچا کی اولاد وغیرہ مراد ہیں۔ ہمارے ہندوستان میں ہندوؤں سے سیکھ کر مسلمانوں میں بھی یہ بلا عام ہے کہ شوہر کے بھائی وغیرہ پردہ نہیں کرتے۔ پردہ کیا کرتے اپنی بھابھی کو آدھی بیوی سمجھتے ہیں

Prime Quality

Date / /20

دیور اور بھائی آپس میں انتہائی بے تکلفی سے ملتے جلتے ہیں
اور بلا جھجک ہنسی مذاق کرتے ہیں۔ یہ سب حرام اور گناہ
ہے اور انتہائی خطرناک۔
• اسی طرح عورت کی بہن سے بھی پردہ نہیں ہوتا ہے
بلکہ یہ بہنوئی اپنی کو آدھی بیوی سمجھتا ہے جس کے انتہائی
خطرناک نتائج آئے دن نکلتے رہتے ہیں۔ یہ بھی ہندو
تہذیب کی دین ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اسلامی
تعلیمات پر عمل کریں۔ ہندو تہذیب اپنے گھروں سے نکالیں۔
(نزھۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد پنجم 335)

:- اَلْحَمْوُ الْمَوْت (یعنی دیور موت ہے) کی تشریح اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی زبانی :-

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، مجدد دین وملت امام احمد
رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ متوفی 1340ھ (حضرت پیر علاؤ
الدین صدیقی رحمتہ اللہ علیہ کے پردادا استاد) لکھتے ہیں :-
جیٹھ، دیور، بہنوئی، پھوپھا، خالو، چچازاد، ماموں
زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد بھائی یہ لوگ عورت کے لئے محض اجنبی
یعنی (غیر مرد) ہی نہیں بلکہ ان کا ضرر (نقصان) نرے
یعنی (مطلقاً) بیگانے (یعنی پرائے) شخص کے ضرر سے زائد ہے کہ
محض غیر (یعنی بالکل ناواقف) آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈرے گا
اور یہ (یعنی بیان کردہ رشتے دار) آپس کے میل جول (اور
جان پہچان) کے باعث خوف نہیں رکھتے۔ عورت نرے
اجنبی (یعنی مطلقاً ناواقف) شخص سے دفعتہً (فوراً)
میل نہیں کھا سکتی (یعنی بے تکلف نہیں ہو سکتی) اور ان
(یعنی مذکورہ رشتہ داروں) سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے۔

Date / /20 Mon Tue Wed Thu Fri Sat

(یعنی تھا جھگڑا اٹھ گئی ہوئی ہے) ولہٰذا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر عورتوں کے پاس جانے کو منع فرمایا (تو) ایک صحابی انصاری نے عرض کی "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیٹھ، دیور کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا: "جیٹھ دیور تو موت ہیں"۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 217)

:- اَلْحَمْوُ الْمَوْت (یعنی دیور موت ہے) کے ضمن میں وقارِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:-

وقارِ ملت مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ان رشتہ داروں سے (جیٹھ یا دیور، بہنوئی، پھوپھا، خالو، چچازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد بھائی) جو کہ عورت کے لیے نامحرم ہیں، چہرہ، ہتھیلی، گٹے، قدم، ٹخنوں کے علاوہ ستر (پردہ) کرنا ضروری ہے۔ زینت بناؤ سنگھار بھی انکے سامنے ظاہر نہ کیا جائے۔

(وقار الفتاویٰ جلد 3 صفحہ 151)

:- سسرال میں کسطرح پردہ کرے؟ :-

نامحرم قریبی رشتہ دار (جیٹھ یا دیور، بہنوئی، پھوپھا، خالو، چچا زاد، ماموں زاد یا پھوپھی زاد، خالہ زاد بھائی) اگر ایک گھر میں رہتے ہوں تو عورت کے لیے لازم ہے کہ وہ ان سے بے تکلفی، ہنسی مذاق وغیرہ نہ کرے۔ ہاں چہرہ کھولنے کی اجازت ہے۔ کان اور گردن وغیرہ پھر بھی چھپائے ہوں۔ یعنی جتنا چہرہ نماز میں کھولنے کی اجازت ہے اتنا ہی کھولے، اس سے زیادہ نہیں۔

مگر کپڑے ہرگز ایسے باریک نہ ہوں جن سے

Date / /20 Mon Tue Wed Thu Fri Sat

بدن یا سر کے بال وغیرہ چمکیں یا ایسے چست نہ ہوں کہ
بدن کے اعضاء جسم کی ہیئت (یعنی صورت و گولائی) اور
سینے کا ابھار وغیرہ ظاہر ہو۔ یہ تو تھا گھر میں غیر محرموں
کے سامنے چلنے کا بیان اور گھر سے باہر ایسا چلے ہو کہ معلوم
نہ ہو سکے کہ یہ جوان ہے یا بوڑھی۔

حدیث میں دیوث کسے کہا گیا ہے؟ :-

جو لوگ باوجود قدرت اپنی عورتوں اور محارم کو بے
پردگی سے منع نہ کریں وہ "دیوث" ہیں۔ رحمت عالمیان
سلطانِ دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان
ہے" تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے
(i) دیوث (ii) مردانی وضع بنانے والی عورت
(iii) شراب نوشی کا عادی

علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی رحمۃ اللہ علیہ
متوفی 1088ھ لکھتے ہیں "دیوث" وہ شخص ہوتا ہے
جو اپنی بیوی یا کسی محرم پر غیرت نہ کھائے۔
(در مختار جلد 6 صفحہ 113)

معلوم ہوا کہ باوجود قدرت اپنی زوجہ، ماں، بہنوں
اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں بازاروں، شاپنگ سینٹروں
اور مخلوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے،
اجنبی پڑوسیوں، نامحرم رشتے داروں، غیر محرم ملازموں
چوکیداروں اور ڈرائیوروں سے بے تکلفی اور بے پردگی
سے منع نہ کرنے والے دیوث جنت سے محروم اور جہنم
کے حقدار ہیں۔

Date / /20 Mon Tue Wed Thu Fri Sat

امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان
بریلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1340ھ (حضرت پیر علاؤالدین
صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے پردادا استاد) لکھتے ہیں:-

دیوث سخت اخبث فاسق (ہے) اور فاسق
معلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی۔ اسے امام بنانا حلال
نہیں اور اسکے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور پڑھی تو پھیرنا واجب
(فتاوی رضویہ جلد 6 صفحہ 583)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:-

اور جس کی عورت بے پردہ نکلتی ہے اسی
طرح کہ جسم کے جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کچھ
ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا
یا پیٹ یا پنڈلی کا حصہ خواہ یوں کہ ان مواقع پر کپڑا
ہی نہ ہو یا ہو تو باریک کہ ستر نہ کرسکے یا باہر نہیں نکلتی مگر
گھر میں غیر محرم بکثرت آتے جاتے ہیں اور وہ ایسی ہی حالت
میں رہتی ہے اور شوہر ان امور پر مطلع نہیں کرتا تو وہ خود
دیوث ہے فاسق ہے۔ حدیث اور کتب فقہ مثل درمختار
وغیرہ کے مطابق دیوث وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی
پر غیرت نہیں کھاتا۔

اور اگر ایسا نہیں بلکہ تمام بدن کے پورے ستر عورت
کے ساتھ گھر میں کسی نامحرم مثلاً (جیٹھ، دیور، بہنوئی
یا اپنے چچا زاد و خالہ زاد، ماموں، پھوپھی کے بیٹوں کے سامنے
ہوتی ہے یا کم قوم لوگوں کی عورت جو خوب موٹے
اور ڈھیلے کپڑے سے اپنا سارا بدن ڈھانکے اپنی ضرورتوں
کے لئے باہر آتی جاتی ہیں۔ یا عورت تو بے حجابی اسی طرح
کرتی ہے مگر مرد اسے اپنی حد قدرت تک روکتا ہے

Date / /20 Mon Tue Wed Thu Fri Sat

منع کرتا ہے اور وہ پوشی نہیں مانتی تو ان صورتوں میں شوہر پر کچھ الزام نہیں اور اس وجہ سے اسکے پیچھے نماز میں کراہت ہو نہیں ہو سکتی۔

(فتاوی رضویہ جلد 6 صفحہ 124)

غیر محرم مردوں سے عورتوں کے کلام کی ممانعت:۔

شرعی ضرورت کے بغیر عورت کا اجنبی مردوں سے کلام کرنا ممنوع ہے (1) اگر نماز میں امام بھول جائے تو اس کو متنبہ کرنے کیلئے مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتوں کو سبحان اللہ کہنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ وہ تالی بجا کر امام کو متنبہ کریں حدیث میں ہے:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔

(صحیح بخاری رقم الحدیث: 1203)

مردوں کو نیچی نگاہ رکھنے کے متعلق احادیث تبیان القرآن سے:۔

تبیان القرآن جلد ہشتم میں ہے:۔

حدیث نمبر 1:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سواری کے پچھلے حصے پر اپنے پیچھے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما (صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بٹھا لیا۔ اور حضرت فضل عباس بہت خوبصورت تھے، یہ دس ذوالحجہ کا دن تھا۔ لوگ آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے اور آپ سے سوال کر رہی تھی، حضرت فضل کو اس عورت کی خوبصورتی اچھی لگی وہ اسکی طرف دیکھنے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مڑ کر حضرت فضل کو اس

Date / /20 Mon Tue Wed Thu Fri Sat

ٹھوڑی اپنے ہاتھ سے پکڑی اور ان کا چہرہ اس عورت کی طرف سے دوسری جانب پھیر دیا۔ اس عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ معلوم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے اور اس کا باپ بہت بوڑھا ہے وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتا تو کیا وہ اسکی طرف سے حج ادا کر سکتی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں (صحیح بخاری رقم الحدیث: 6228، صحیح مسلم رقم الحدیث: 1334، سنن ابوداؤد رقم الحدیث 809 سنن نسائی رقم الحدیث: 2641، سنن کبری نسائی رقم الحدیث: 3621)

حدیث نمبر 2:- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو، صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! راستوں میں بیٹھنے کے سوا تو ہمارا گزارا نہیں، ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارا راستوں میں بیٹھنا ضروری ہے تو پھر تم راستوں کا حق ادا کرو، صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! راستوں میں بیٹھنا ضروری ہے تو پھر تم راستوں کا حق ادا کرو صحابہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! راستوں کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نظر نیچی رکھنا، راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

(صحیح بخاری رقم الحدیث: 6229، صحیح مسلم رقم الحدیث 2121، سنن ابوداؤد رقم الحدیث 4815)

حدیث نمبر ۳:-

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق سوال کیا، آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں فوراً نظر ہٹا لوں۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: 2776، سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 2148، مصنف ابن ابی شیبہ جلد 4 صفحہ 324، مسند احمد جلد 4 صفحہ 358، سنن الدارمی رقم الحدیث: 2646، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 351، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5571، المعجم الکبیر رقم الحدیث: 2403، المستدرک جلد 2 صفحہ 396، سنن بیہقی جلد صفحہ 90-89)

حدیث نمبر 4:-

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو، کیونکہ تمہارے لیے پہلی نظر معاف ہے۔ دوسری نہیں۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: 2777، مسند احمد رقم الحدیث: 2149، مصنف ابن ابی شیبہ جلد 4 صفحہ 324، مسند احمد جلد 5 صفحہ 351، المستدرک جلد 2 صفحہ 194، سنن بیہقی جلد 7 صفحہ 90)

حدیث نمبر 5:-

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بھی

کسی عورت کی طرف پہلی نظر ڈال کر نظر نیچی کرلیتا ہے۔
اللہ اس کیلئے ایسی عبادت پیدا کردیتا ہے جس میں
حلاوت ہوتی ہے۔ (یعنی مٹھاس)
(مسند احمد جلد 5 صفحہ 264، المعجم الکبیر رقم الحدیث
7842، شعب الایمان، رقم الحدیث: 5431،
مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 63)

حدیث نمبر 6:۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی سوا اس آنکھ
کے جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر جھک گئی
اور سوا اس آنکھ کے جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی
اور سوا اس آنکھ کے جس سے اللہ کے خوف سے
آنسو کا ایک ننھا سا قطرہ بھی نکلا۔
(الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث: 7842،
شعب الایمان، رقم الحدیث: 5431 مجمع الزوائد جلد 4
صفحہ 63)

:۔عورتوں کو نگاہ نیچی رکھنے کے متعلق احادیث:۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت
ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ
اور آپ کی دوسری زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی

تھیں کہ حضرت ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے
یہ اس وقت کی بات ہے جب ہمیں حجاب میں رہنے
کا حکم دیا گیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا تم دونوں اس سے حجاب میں چلی جاؤ، میں
نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا یہ
نابینا نہیں؟ یہ تو ہم کو نہیں دیکھ سکے گا تب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم دونوں
بھی نابینا ہو؟ کیا تم اس کو نہیں دیکھ رہیں؟ ۔
یہ حدیث صحیح ہے۔
(سنن الترمذی رقم الحدیث 2778، سنن ابوداؤد
رقم الحدیث 4112، مسند احمد جلد 6 صفحہ 296،
مسند ابو یعلی رقم الحدیث 6922، صحیح ابن حبان
رقم الحدیث 5575، المعجم الکبیر جلد 23، رقم الحدیث
678، 956، سنن بیہقی جلد 7 صفحہ 91)

قرآن مجید میں عورت کے متعلق فرمایا: اور
وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، زینت دو قسم کی ہے
ایک ظاہری زینت ہے وہ عورتوں کا لباس ہے اور ایک
مخفی زینت ہے وہ عورتوں کے زیورات ہیں۔
سوا اس کے جو خود ظاہر ہو، سعید بن جبیر
اور عطاء نے کہا اس سے مراد چہرہ اور ہتھیلیاں
ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
زینت ظاہرہ چہرہ اور آنکھ کا سرمہ ہے اور ہاتھوں
کی مہندی ہے اور انگوٹھی ہے یہ وہ چیزیں ہیں
جو گھر میں آنے جانے والوں پر ظاہر ہو جاتی ہیں۔
(جامع البیان رقم الحدیث 19655، 19653،
19652)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ ہجرت
کرنے والی خواتین پر رحم فرمائے جب یہ آیت نازل
ہوئی:
ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن تو انھوں
نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کیے اور ان سے
اپنے سینوں کو ڈھانپ لیا۔
(جامع البیان رقم الحدیث: 19665)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اللہ
تعالیٰ نے فرمایا اور اپنی زیبائش صرف اپنے شوہروں
پر ظاہر کریں عورتوں کے ان محارم وغیرہ کا
ذکر کیا ہے جن پر زیبائش کو ظاہر کیا جاسکتا ہے
اس زیبائش سے مراد زیورات وغیرہ ہیں اور رہے
عورتوں کے بال تو ان کو ان کے شوہروں کے سوا
اور کسی کے سامنے ظاہر کرنا جائز نہیں ہے۔
(جامع البیان رقم الحدیث 19669)
جن محارم وغیرہ کے سامنے عورت اپنی زیبائش
کو ظاہر کرسکتی ہے اس میں اپنی خواتین اور اپنی
مملوکہ باندیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اس کا معنی
یہ ہے کہ غیر مسلم عورتوں کے سامنے عورت کیلئے اپنی
زیبائش کو ظاہر کرنا جائز نہیں ہے۔
ابن جریج نے کہا مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ اس
سے مراد مسلم خواتین ہیں اور کسی مسلم خاتون کے لیے
یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی باطنی زینت کسی مشرکہ
کو دکھائے سوائے اس صورت کے کہ وہ اسکی
باندی ہو (جامع البیان رقم الحدیث: 19671)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج کے پاس ایک مخنث (ہیجڑہ) آتا جاتا تھا اور گھر والوں کو یہ گمان تھا کہ اس کو عورتوں کی خواہش نہیں ہے، ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور وہ آپ کی ازواج کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا، کہ وہ اتنی موٹی ہے کہ اسکے جسم پر سلوٹیں پڑتی ہیں جب وہ آتی ہے تو اسکے جسم پر چار سلوٹیں پڑتی ہیں اور جب وہ جاتی ہے تو اس کے جسم پر آٹھ سلوٹیں پڑتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں یہ گمان نہیں کرتا تھا کہ یہ ان تمام چیزوں کو سمجھتا ہے یہ تمہارے پاس نہ آیا کرے پھر ازواجِ مطہرات اس سے پردہ کرنے لگیں۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: 2181، سنن ابوداؤد رقم الحدیث 4107، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 9247)

حضرت ابن عباس نے اس کی تفسیر میں فرمایا اس سے مراد مخنث ہے، ابن المنذر نے کلبی سے روایت کیا کہ اس سے مراد خصی اور عنین (نامرد) ہے۔

(الدر المنثور جلد 6 صفحہ 185، 186، مطبوعہ دار الفکر بیروت 1414ھ)

:۔ نامحرم عورتوں سے ہاتھ ملانے کا عذاب :۔

"میر کا عورتوں سے ہاتھ چھوانا تو دور رہا صرف ان سے ہاتھ ملائے تو اس کا عذاب بھی کم خوفناک نہیں۔

چنانچہ صاحب تفسیر سمرقندی، علامہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 375ھ لکھتے ہیں۔
دنیا میں اجنبیہ عورت سے ہاتھ ملانے والا بروز قیامت اس حال میں آئے گا کہ اسکے ہاتھ اس کی گردن میں آگ کی زنجیروں کے ساتھ بندھے ہوں گے۔ (قرۃ العیون مع روض الفائق صفحہ 389)

نامحرم عورتوں سے ہاتھ ملانے کا عذاب:۔

عورت کا نامحرم کو تحفہ دینا جائز نہیں:۔

عورت اپنے نامحرم رشتے دار مثلاً بہنوئی، خالو پھوپھا وغیرہ کو نیت صالحہ کے ساتھ کسی محرم کے ذریعے بھی تحفہ ہرگز نہیں بھجوا سکتی۔ کیونکہ تحفے کی تاثیر عجیب ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ "تحفہ حکیم (یعنی عقلمند اور دانا) کو اندھا کر دیتا ہے۔
(الفردوس بماثور الخطاب جلد 4، صفحہ 335 حدیث 6969)
ایک اور حدیث مبارک میں ہے:۔
"تحفہ دو محبت بڑھے گی" (السنن الکبری للبیھقی جلد 6 صفحہ 28) حدیث (11936

• بہرحال عورت کو اپنے نامحرم رشتے دار کے دل میں محبت کی جڑیں استوار کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی (پردے کے بارے میں سوال جواب صفحہ 330)

غیر محرمہ سے تعزیت کرنا:۔

کسی غیر محرمہ کا عزیز فوت ہو جائے تو غیر محرم تعزیت نہیں کر سکتا اس سلسلہ

میں صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :۔
عورت کو اس کے محارم ہی تعزیت کریں
(بہار شریعت حصہ صفحہ ۲۰۱)

غیر محرم کی عیادت کرنا :۔

غیر محرم اور غیر محرمہ بیماری میں ایک دوسرے کی عیادت نہیں کر سکتے کیونکہ اس طرح ایک دوسرے کی طرف رغبت بڑھنے کا سخت اندیشہ ہے جو کہ تباہ کن ہے۔
(پردے کے بارے میں سوال و جواب صفحہ 192)